سوال

(294) بیٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا باپ اپنے ایسے بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے جو ایک عرصے سے باپ سے علیحدہ ہے۔ اس کی کفالت میں نہیں۔ اس کی دینی حالت بھی اچھی نہیں۔ کبھی کبھار نماز میں غفلت کر جاتا ہے۔ وہ کافی عرصہ سے باپ سے علیحدگی اختیار کر چکا ہے۔ اور اس وقت اس کی مالی حیثیت انتہائی کمزور اور قابلِ رحم ہے؟

نہیں۔ یَنۡوُا تُوجَرُوا (۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

تاج بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ چنانچہ ''صحیح بخاری'' میں ہے ایک شخص نے صدقے کا مال مسجد میں رکھا تاکہ کسی مسکین کو دے دیا جائے۔ اتفاقاً اس کے بیٹے نے آکر اٹھا لیا۔ باپ کو معلوم ہوا تو کہا: 'وَاللّٰہِ مَا اِیَّاکَ اَرَدۡتُ'' میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس معاملہ آیا تو آ

لَکَ مَا نَوَیۡتَ یَا یَزِیۡدُ وَلَکَ مَا اَخَذۡتَ یَا مَعۡنُ' (صحیح البخاری، بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَی ابۡنِہِ وَہُوَ لَا یَشۡعُرُ، رقم: ۱۴۲۲)

زید تیرے لیے وہ کچھ ہے جو تو نے نیت کی یعنی تیرا صدقہ قبول ہے۔ اور اے معن تیرے لیے وہ کچھ ہے جو (محتاجگی کی صورت میں) تو نے لیا ہے۔ نماز کی غفلت دور کرنے کے لیے مسلسل اسے وعظ و نصیحت کرتے رہنا چاہیے۔

رہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الصوم: صفحہ:322

محدث فتویٰ